Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹ | ۳ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۱۱ صلح ۱۳۶۰ ہش ۱۱ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ، صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں معجزانہ کامیابیاں اور عدیم النظیر ترقیات عطا فرمائے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

اگر آپ کے دل میں علم کی قدر ہے تو الفضل ضرور پڑھیں

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

ماہنامہ خالد بہت اچھا ہو گیا ہے یہ جماعت کے نوجوانوں کو پڑھنا چاہیئے

مجلس مشاورت سے پہلے بچوں کے لئے خدام الاحمدیہ کی تمام کتب پڑھ جانی چاہئیں

جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط سوم)

ربوہ ۲۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو فرمایا ہے کہ اگر آپ کے دل میں علم کی قدر ہے تو آپ کو "الفضل" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اگر آپ کو ایک مہینے میں الفضل سے دس نئی کام کی باتیں مل جاتی ہیں تو ان کی خاطر ہی آپ کو الفضل ضرور پڑھنا چاہیئے آپ جو تھوڑی سی رقم اس کے لئے خرچ کریں گے۔ اس سے زیادہ کی باتیں آپ کو مل جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھانے کے بعد احباب سے خطاب فرما رہے تھے۔

حضور نے اخبار الفضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے پاس شکایت بھی آتی ہے اور میں اسے درست بھی تسلیم کرتا ہوں کہ بعض لوگوں کے نزدیک بعض دنوں کا الفضل ایسی چیز ہوتا ہے۔ کہ وہ اسے دیکھ کر دو منٹ میں رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں ان کے کام کی کوئی چیز نہیں حضور نے فرمایا کہ یہ چند لوگوں کا حال ہے سب کی یہ بات نہیں ہے۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے مطلب کے لئے اس میں کام کی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر ایک مہینے میں اس کے پانچ شماروں میں بھی کام کی باتیں مل جائیں تو اسے پڑھنا چاہیئے۔

حضور نے جماعت کے دیگر رسائل کا بھی ذکر کیا۔ ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق فرمایا۔ "وہ بھی محنت کرتے ہیں" اس کے علاوہ ماہنامہ تحریک جدید، تشحیذ الاذہان۔ مصباح، اور ہفتہ وار لاہور کا بھی ذکر فرمایا۔

ماہنامہ خالد پر اظہار خوشنودی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان رسالے ماہنامہ خالد کے متعلق تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ حضور نے فرمایا خالد اچھا ابھر رہا ہے۔ بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اب ماہنامہ خالد نے بڑے پیار کے ساتھ ایک باتصویر نمبر نکالا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سارے اس میں مضمون تو میرے سفر کے متعلق تھے۔ جن کو میں نے پڑھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں تو ان کو اس لئے بھی پڑھتا ہوں کہ اس میں کوئی بات غلط نہ لکھی ہو۔ لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ جماعت کے نوجوانوں کو پڑھنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں ہر ضلعی قائد اور ضلعی امیر کی ایک کمیٹی بناتا ہوں۔ کہ وہ آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں اور سارے خدام کو خالد اور بچوں کے لئے خدام الاحمدیہ کی طرف سے لکھی گئی کتب پڑھوائیں۔ حضور نے کتب کے بارے میں فرمایا کہ ہمارے ہاں بہت سی کتب چھپتی ہیں۔ جب نہیں چھپتیں تو میرے پاس شکایت آتی ہے۔ کہ کتب نہیں چھپیں اور جب چھپ جاتی ہیں تو پھر شکایت آتی ہے۔ کہ کتب تو شائع کر دی گئی ہیں۔

(باقی دیکھیئے صفحہ ۸ پر)

دعا کی خصوصی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید

"ہمارے ڈینش بھائی مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کا اکلوتا بیٹا عزیز بشیر احمد کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور ڈاکٹر بیماری کی نوعیت ابھی تک نہیں سمجھ سکے۔ اور عزیز روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے بھائی میڈسن صاحب کی تشویش میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

مسٹر میڈسن ابتدائی ڈینش احمدیوں میں سے ہیں۔ اور سخت مخالفت کے دوران احمدی ہوئے اور اپنے ایمان اور اخلاص میں مسلسل ترقی کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا ڈینش ترجمہ انہوں نے ہی کیا ہے جماعت کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہیں اور مال اور وقت کی قربانی میں پیش پیش ہیں۔

میں احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے اس مخلص بھائی کے بچے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے اور لمبی زندگی دے۔ ڈاکٹر اگرچہ مرض سمجھ نہیں سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں"

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل ربوہ

رپورٹ نمبر ۱۹ بابت ۷ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۸۰ء (قسط نمبر ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ، افریقہ اور امریکہ کے وسیع تبلیغی دورہ کے تسلسل میں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا لندن میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

مسجد فضل لندن میں خطبات جمعہ ارشاد فرمانے اور نمازیں پڑھانے کے علاوہ حضور نے عید الفطر کی نماز بھی پڑھائی

کیفے رائل لندن میں وسیع پیمانہ پر طلب کی گئی پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب۔ اخبارات میں تفصیلی خبروں کی اشاعت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیک وقت تین براعظموں یورپ، افریقہ اور امریکہ کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں یورپی ممالک کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۶ اگست کو ہالینڈ سے برطانیہ میں ورود فرما ہوئے۔ لندن میں اپنے ورود مسعود کے پہلے مرحلہ کے طور پر حضور نے ۶ اگست سے ۱۶ اگست تک قیام فرمایا۔

اگرچہ یہ دس روز حضور نے دفتر میں روزانہ تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمانے اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوانے میں گزارے تاہم حضور نے ان دس دنوں میں مسجد فضل لندن میں روزانہ مقررہ اوقات میں نمازیں پڑھانے کے علاوہ ایک دفعہ قرآن مجید کا درس دیا۔ دو خطبات جمعہ ارشاد فرما کر جمعہ کی نمازیں پڑھائیں، عید الفطر کی نماز پڑھا کر ایک پُرمعارف خطبہ دیا۔ مزید برآں کیفے رائل لندن میں ایک بہت وسیع پیمانہ پر طلب کی گئی پُرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب فرما کر اسلامی تعلیم کے محاسن و فضائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کے بہت جامع و مانع مدلل اور برجستہ جواب دیئے۔

اگرچہ ان دس دنوں میں حضور نے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے معدودے چند احباب کے ساتھ ملنے کے علاوہ بالعموم جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے احباب سے انفرادی ملاقاتیں نہیں فرمائیں تاہم اس دورہ میں لندن میں قیام کا یہ پہلا طویل عرصہ ڈاک ملاحظہ فرمانے، خطبات جمعہ و عید الفطر ارشاد فرمانے، قرآن مجید کا درس دینے اور ایک نہایت وسیع و بارونق پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کی وجہ سے از حد مصروفیت میں گزارا۔ اس دوران انگلستان کے احباب جماعت کو جو ہر روز ہی مشن ہاؤس اور مسجد میں بہت کثیر تعداد میں آتے رہے حضور کے ارشادات اور فیوض و برکات سے تنعیش ہونے کے اتنے مواقع بکثرت میسر آئے۔

لندن میں قیام کے اس پہلے مرحلہ کے دوران حضور کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی کسی قدر تفصیل ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

لندن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

ہیگ (ہالینڈ) میں دو روز قیام فرمانے کے بعد حضور نے ۶ اگست کی صبح کو لندن روانہ ہونا تھا حضور ایدہ اللہ سفر کے لئے تیار ہو کر سات بجے صبح احمدیہ مشن ہاؤس ہیگ سے باہر تشریف لائے۔ ہالینڈ کے احباب جماعت حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ حضور نے پہلے اجتماعی دعا کرائی اور پھر جملہ احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ سات بج کر دس منٹ پر مع اہل قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ المیسر ڈم ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ جہاں سے حضور نے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہونا تھا۔ مبلغین ہالینڈ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب اور مکرم ناصر احمد شمس مکرم عبد العزیز بن بخش، مکرم عبد العزیز فرحان، مکرم عبد الحمید خان درفیلدن، مکرم شاہد محمود لودھی، مکرم سید طاہر احمد سفیر اور مکرم چوہدری عبد الجلیل دو علیحدہ موٹر کاروں میں مشایعت کی غرض سے ساتھ روانہ ہوئے۔

پونے آٹھ بجے صبح حضور المیسر ڈم ایئرپورٹ پہنچے اور وہاں ایک گھنٹہ وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں قیام فرمایا۔ اس دوران حضور ان احباب کے ساتھ جو بغرض مشایعت ہیگ سے آئے تھے باتیں کرتے رہے۔ پونے نو بجے حضور مع اہل قافلہ ہوائی جہاز میں سوار ہوئے اور نو بجے المیسر ڈم سے روانہ ہو کر پونے دس بجے صبح لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر ورود فرما ہوئے۔

مبلغ انچارج انگلستان و امام مسجد لندن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور نائب امام مسجد لندن مکرم منیر الدین صاحب شمس نے جو ہوائی جہاز کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے آگے بڑھ کر اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ان کی معیت میں وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لائے۔ یہاں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم اے۔ اے۔ دین، جماعت احمدیہ لندن کے پریذیڈنٹ مسٹر ناصر اے سکریویز MR. NASIR A. SCRIVENER ہائی کمشنر آف گیمبیا کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر گوسامارا (MR. G. OSAMARA) اور انگلستان کے بعض دیگر جماعتی عہدیدار حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ حضور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف فرما ہو کر ان سے کچھ دیر باتیں کیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب صدر لجنہ اماء اللہ انگلستان اور ان کی بعض دیگر عہدیداران بھی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضرت سیدہ نے وی آئی پی لاؤنج کے ایک علیحدہ کمرہ میں تشریف فرما ہو کر ان سے باتیں کیں۔

وی آئی پی لاؤنج سے حضور ان سب احباب کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ یہاں جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے احباب سینکڑوں کی تعداد میں جمع تھے اور قطاروں میں کھڑے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ مشن ہاؤس اور مسجد فضل لندن کا پورا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور قطعات سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ ان سب احباب نے بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے پہلے جماعت احمدیہ انگلستان کی مجلس عاملہ کے اراکین اور مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور نے سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے احباب میں سے باری باری ہر ایک کو اس شرف سے مشرف فرمایا اور ان سے بہت پُرشفقت انداز میں باتیں کیں۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی بہت کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں اور محمودہال میں جمع تھیں انہوں نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا بہت والہانہ انداز میں خیر مقدم کرتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سیدہ مدظلہا نے انہیں مصافحہ کا شرف بخشا اور ان سے خاصی دیر باتیں کیں۔

استقبال سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں فروکش ہوئے۔

(باقی)

درخواست دُعا

تمام قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ خاکسار اور خاکسار کے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خادم دین بنائے اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور خاکسار کی نیک خواہشات پوری فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ڈاکٹر) اقبال احمد ناصر سیکرٹری مال چک ۱۱۷ گ۔ب جگدیو تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد)

خُدا کی راہ میں اموال خرچ کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ اپنے اموال خرچ کیجئے۔ کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم)

کیا آپ نے چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیا ہے؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب المعاشرۃ الاسلامیہ

(تقریر محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۳)

ایک اور موقع پر فرمایا

رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ
رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ
رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ
مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟
قَالَ مَنْ اَدْرَكَ
وَالِدَيْهِ عِنْدَ
الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا
اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ
يَدْخُلِ الْجَنَّةَ (مسلم کتاب البر)

خاک آلود ہو اس کی ناک
اور اسے عزت نصیب نہ ہو
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ بدقسمت کون ہے؟
آپؐ نے فرمایا جس نے اپنے
بوڑھے والدین کو ایک کو
یا دونوں کو پایا اور پھر ان
کی خدمت کر کے جنت میں
داخل نہ ہو سکا۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ
عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا
جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

(ابن ماجہ)

والدین کا اپنی اولاد پر کیا
حق ہے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا
وہ تیری جنت اور تیری
دوزخ ہیں۔ یعنی تو ان کو
راضی کر کے سکھ بھری جنت
حاصل کر سکتا ہے اور ان
کو ناراض کر کے دکھ بھری
دوزخ کا مستحق ہو سکتا
ہے۔

مجالس

اجتماع اور مل بیٹھنے کی جگہ
کو مجلس کہتے ہیں اس کی جمع مجالس ہے
اسلامی نقطۂ نظر سے مجالس کی بہترین
مثال مساجد ہیں۔

بہرحال وہ جگہ جہاں لوگ عبادت
یا کسی اور غرض کیلئے اکٹھے ہوتے ہوں
گرد و غبار سے صاف، کھلی اور ہوادار
ہونی چاہیئے مکھی مچھر اور مختلف کیڑے
مکوڑوں سے محفوظ ہو۔ مناسب زیب
و زینت جس میں سادگی کا پہلو غالب
ہو مجلس کو پُرجذب اور دلکش بنا
دیتی ہے۔

مجالس کا ماحول ہر قسم کے گند اور
شور و شغب سے پاک ہونا چاہیئے۔
جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں ان کو
صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جسم
صاف ہوں۔ لباس صاف اور ستر پوش
ہو۔ مجلس میں بعد میں آنیوالا پہلے
سے موجود لوگوں کو السلام علیکم کہے۔
جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے دوسروں کی
گردنوں پر سے پھلانگ کر آگے جگہ
حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے پہلے
بیٹھے ہوئے کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ لے
اگر کوئی کسی ضرورت سے باہر جائے
اور پھر جلد واپس آئے تو وہ اپنی جگہ
میں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ مجلس
میں آنے والا سب کی بھلائی چاہے
تواضع انکساری اور وقار کا اس سے
اظہار ہو تکبر اور خودنمائی سے وہ
بچے۔ پہلے بیٹھے ہوئے بعد میں آنے
والے کو خوش دلی سے جگہ دیں
جب کوئی مسجد میں جائے تو خاص
طور پر یہ دعا کرے۔

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

اور جب مسجد سے باہر نکلے تو
یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ"

داخل ہونے لگے تو پہلے دایاں پاؤں
اندر رکھے نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں
باہر نکالے۔ شور و غل نہ کرے اتنی
اونچی آواز سے نہ بولے اور نہ ذکر
کرے کہ دوسرے نماز پڑھنے والوں
کی نماز میں حرج ہو یا ان کو تکلیف
پہنچے۔ مجلس میں ایسا ہتھیار لیکر نہ
جائے جس سے لوگوں کو نقصان پہنچنے
کا احتمال ہو مثلاً ننگی تلوار۔ سیدھے
یا آڑے رخ کیے نیزہ، بھری بندوق
یا پستول۔

اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر مجلس میں
جائے جو دوسروں کیلئے فرحت و انبساط
کا موجب ہو۔ بدبودار چیز کھا کر مجلس میں
نہ جائے جس سے دوسروں کو تکلیف
ہو۔ مجلس میں ایسی چیز نہ پھینکے جس
سے جگہ گندی ہو۔ یا دوسروں کو گزند
پہنچے مثلاً تھوکنا۔ بلغم پھینکنا۔ کیل
یا کانٹے دار چیز رکھ دینا۔ جس سے
دوسروں کے پاؤں یا جسم کا کوئی اور
حصہ زخمی ہو جائے یا اس سے کسی
کو نقصان پہنچے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک موقع پر فرمایا۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ
اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَ
سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ
فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا
اَنَّ الْاَذٰى يُمَاطُ
عَنِ الطَّرِيْقِ وَ
وَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ
اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ
فِي الْمَسْجِدِ لَا
تُدْفَنُ

(الادب المفرد)

میری اُمت کے اعمال
میرے سامنے پیش کیے گئے
میں نے اپنی اُمت کے اعمال
میں راستہ سے تکلیف
دہ چیزوں کو ہٹانے کا
اہتمام پایا۔ اور ان کے
بُرے اعمال میں مسجد
اور اجتماع کی دوسری
جگہوں میں تھوکنا۔ بلغم
پھینکنا اور پھر غضب
یہ کہ اس پر مٹی بھی نہ
ڈالنا نظر آیا۔

مجلس میں موقع اور محل کے مطابق
بات کرے دوسروں کو بھی بولنے
کا موقع دے اور توجہ سے ان کی
بات سنے اور اسے وزن دے
کسی کا دل نہ دکھائے۔ تجسس،
کسی کی برائی اور غیبت سے بچے
کسی سے اس طرح سرگوشی نہ
کرے جس سے دوسرا پاس بیٹھنے والا
سمجھے کہ شاید اس کے خلاف بات کی جا
رہی ہے یا اس پر اعتبار نہیں کیا جا رہا۔ اگر
دو آدمی آپس میں رازدارانہ انداز میں
بات کر رہے ہوں تو ان کے درمیان جا
کر نہ بیٹھے کہ وہ بُرا مانیں اور سمجھیں کہ
یہ ان کی پرائیویٹ بات سننا چاہتا ہے
لوگ مجلس میں بلاوجہ الگ الگ
ٹولیاں بنا کر نہ بیٹھیں۔

ہر ایک سے خندہ پیشانی سے
پیش آئے

خلاصہ کلام یہ

کہ ایک دوسرے کا احترام کرنا جس
کا حق ہے اس کے حق کو تسلیم کرنا
"اَلْمَجَالِسُ
بِالْاَمَانَاتِ"
کا خیال رکھنا، یہ باتیں مجالس
کو خوشگوار بناتی ہیں۔ اور مجالس کی
یہ خوشگوار فضاء ہر چہار سو نظر آنی
چاہیئے۔

"معاشرہ زندگی کے بے شمار
مظاہر کا نام ہے جن میں سے چند ایک
کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اور ان کے
بارہ میں اسلامی ہدایات کو واضح
کرنے کی یہ ایک مختصر کوشش ہے۔

خدا کرے کہ ہم ایک
اعلیٰ درجہ کے خدا شناس
بلکہ خدا نما معاشرہ
قائم کرنے کی توفیق پائیں اور
سب دنیا کیلئے ایک حسین نمونہ
پیش کرنے کی سعادت حاصل
کریں۔

اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ۔

درخواست دعا

خاکسار کے استاد محترم سید محمد باقر شاہ
صاحب گذشتہ دنوں شدید بیمار رہے آجکل
افاقہ ہے لیکن کمزوری ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست
ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ
و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت والی لمبی زندگی
عطا فرمائے۔ (محمود الوزیر کاتب الفضل ربوہ)

سب سے افضل ذکر
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے
(حدیث نبوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُروقار اور باامن حرکات

(مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

مضمون لکھنے کی غرض و غایت تو صرف ایک ہی ہوتی ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور پھر اپنے معاشرہ میں اس کی قدر و قیمت اور اہمیت کو بیان کیا جائے اگرچہ آجکل کی دنیا تعلیم یافتہ اور سلجھی ہوئی کہلاتی ہے مگر جو طور و طریق ہیں اور جو ہوا آجکل عام چلی ہوئی ہے اس کی اساس ایک غلط نظریہ پر ہے۔ اور جب تک کسی چیز کا کوئی محور نہ مانا جائے اور اس کے اصل کو تسلیم نہ کیا جائے اس پر بنیاد رکھنا محض دھوکہ دہی ہوتا ہے اس لیے ہماری پُروقار اور باامن حرکات کا محور خداوند تعالیٰ کی تعلیم اور صراط مستقیم ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی پاک تعلیم

قرآن کریم سزا دیتے بھی پُروقار رہنے کی تعلیم دیتا ہے چنانچہ فرمایا

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ - وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ - وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ - اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ -

(النحل ع ۱۶)

یعنی اگر تم لوگ زیادتی کرنے والوں کو سزا دو تو جتنی تم پر زیادتی کی گئی ہے تم اتنی ہی سزا دو اور (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) اگر تم صبر کرو گے تو صبر کرنے والوں کے حق میں وہ (یعنی صبر کرنا) بہتر ہوگا اور (اے رسول) تو صبر سے کام لے اور تیرا صبر کرنا اللہ (کی مدد) سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور تو ان لوگوں کی حالت پر غم نہ کھا اور جو تدبیریں وہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے تکلیف محسوس نہ کر اور یاد رکھ کہ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے غیض و غضب کے وقت بھی وقار اور امن کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی گھبراہٹ اور پریشانی اس کے قریب پھٹکتی ہے بلکہ وہ خدا کی یاد میں ہمہ تن محو رہتا ہے۔

باوقار رہنے کی تاکید

نیز اس بارہ میں خدا تعالیٰ مزید فرماتا ہے۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ... وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا - (الفرقان آیات ۶۴-۷۲)

خدا تعالیٰ کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اگر کوئی لغو بات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دیکر چلے جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ سو عباد الرحمان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ لوگوں کی ادنیٰ سی لغزشوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اور معاف کر کے موقع و محل کے لحاظ سے شریفانہ اور باعزت زندگی بسر کرتے ہیں۔

قانونِ قدرت

قانون قدرت بھی اس امر پر مشاہد ناطق ہے کہ اس کی جو چیز بھی دیکھنے میں آتی ہے وہ اپنے اپنے کام میں اور اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ موسم کو دیکھ لو چپ چاپ آتا ہے اور کام کر کے گزر جاتا ہے۔ اور یہی چاند اور سورج کا حال ہے۔ ہر چیز اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے۔ کیا مجال کہ دوسرے کو تنگ کرے۔ یا ذرا بھی متکبرانہ لعب و لہجہ اختیار کرے یا اپنے حق کا سوال کر کے ہڑتال کرنے کا اعلان کرے یا موسمی ہواؤں موسمی بارشوں یا پھل پیدا کرنے والی استعدادوں کی زبانوں پر کوئی حرف شکایت آیا ہو۔ کہ ہم انسان کی خدمت کرتے ہوئے تھک گئے ہیں یا کبھی یہ کہا ہو کہ ہمیں تنخواہیں مناسب مقدار میں نہیں ملتیں اور دوسری ضروریات کو پورا کرنے کیلئے چیزیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اس لیے ہم بھی کام کرنا اور دوسری مخلوقات کی خدمت کرنا بند کر دیتے ہیں۔ ہم آئندہ اپنی اپنی ڈیوٹی پر نہیں آئیں گے۔ مگر انسان ہر روز بلکہ ہر لمحہ ان چیزوں کو دیکھتا ہے مگر پھر بھی ان چیزوں سے سبق حاصل نہیں کرتا۔ وہ دنگا فساد سے باز نہیں آتا۔ اور اپنی جہالت سے اپنا نقصان کرتا رہتا ہے۔

امانت

خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انسان کو معرضِ وجود میں لا کر اس کو امین کا لقب عطا فرمایا ہے گویا ہر قسم کی نعمتیں اور امانتیں اس کے حوالہ کی ہیں تاکہ پوری امانت و دیانت سے سارا کام انجام دے اور ہمہ تن جدوجہد بنا رہے اور اس معیار کے مطابق کام میں مشغول رہے جو نتیجہ پیدا کرنے کیلئے مقدر ہے مگر ہوتا اس کے برعکس ہے انسان نئے نئے بہانے بناتا اور کام سے جی چراتا ہے مثلاً ایک جگہ پانی کی ضرورت ہے اور پانی زمین میں تیس فٹ کی گہرائی پر ہے۔ مگر کام کرنے والوں نے بیس فٹ تک زمین کھودی اور کام چھوڑ دیا انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہاں پانی ہے ہی نہیں۔ حالانکہ اگر وہ دس فٹ اور کھدائی کر لیتے تو اپنی جدوجہد میں کامیاب ہو جاتے اس ناکامی کی صورت میں ہم انسان کو خائن کہیں گے۔ انسان اس پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے کوشش کی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

انبیاء کا وجود صحیح رنگ میں امین ہوتا ہے۔

بیشک صحیح رنگ میں کام کرنیوالا اپنے اپنے نتائج کی بنا پر امین کہلا سکتا ہے۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ نے صدوق اور امین کا خطاب دیا تھا اسی بناء پر لوگ آپؐ کے پاس اپنی امانتیں رکھتے اور حسب ضرورت واپس لیجاتے تھے۔

ایک دفعہ ایک بدوی مکہ میں آیا اور اس نے مکہ کے لوگوں سے کہا کہ ابوجہل سردار مکہ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔ اب وہ اس کی قیمت ادا نہیں کرتا لوگوں نے ازراہ مذاق اس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ دیا اور کہا کہ وہ تمہارا حق دلا سکتے ہیں ان کی غرض یہ تھی کہ ابوجہل آپؐ کا جانی دشمن ہے وہ آپ سے لڑ پڑیگا لیکن جب وہ بدوی آپؐ سے ملا اور سارا واقعہ آپؐ کو سنایا تو آپ اس کے ساتھ ہو لیے جب آپؐ نے ابوجہل کے مکان پر دستک دی تو وہ باہر آگیا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ تم اس بدوی کے اونٹ کی قیمت کیوں نہیں دیتے۔ وہ چپ چاپ اندر گیا اور قیمت لا کر اس بدوی کے حوالے کر دی جب یہ بات پھیلی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوی کو ابوجہل سے اونٹ کی قیمت دلا دی ہے۔ تو کسی نے ابوجہل سے پوچھا کہ تم تو محمدؐ کے دشمن تھے۔ اور ان کی مخالفت میں اتنی زیادہ باتیں کیا کرتے تھے اب کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں طرف دو مست اونٹ ہیں اگر میں نے انکار کیا تو وہ مجھے پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ اسی واسطے کچھ بھی نہ کر سکا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باوقار اور باحسن اسوہ۔

۴ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ غطفان کا قبیلہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ غطفان کا رئیس دعثور تھا۔ جس کے ساتھ ساڑھے چار سو آدمی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سرکوبی کیلئے نکلے تو یہ پہاڑوں میں جا چھپے۔ اسی غزوہ میں ایک دفعہ دوپہر کے وقت آرام کیلئے حضورؐ اور ان کے صحابہؓ مختلف درختوں کے سایہ میں بیٹھ گئے۔

(باقی صفحہ ۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء ۔ دوسرے روز کا اجلاس

نمائندہ وفد سنگاپور کی تقریر :-

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے بعد مکرم محمد امین صاحب نے تقریر فرمائی جو ۱۹۶۰ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اس وقت سنگاپور کی جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں اور پہلی بار ربوہ تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا۔ میں سنگاپور سے آیا ہوں جو انڈونیشیا اور ملائشیا کے درمیان واقع ہے۔ میں تمام حاضرین جلسہ سالانہ تک سنگاپور کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا سلام پہنچاتا ہوں۔ سنگاپور میں احمدیت مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم مبلغ سلسلہ کے ذریعہ قائم ہوئی اور اس وقت وہاں دو صد کے قریب احمدی ہیں۔ ہم اپنی استطاعت کے مطابق تبلیغ کر رہے ہیں۔ کتب اور پمفلٹ بھی شائع کرتے ہیں ہماری جماعت چھوٹی سی ہے اور مشکلات زیادہ ہیں آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بارآور کرے یہاں مرکز سلسلہ میں قیام کے دوران جو محبت اور پیار کا سلوک ہم سے ہو رہا ہے ہم اس کے بہت شکر گزار ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں عالمی تغیرات کے بارے میں

مکرم محمد امین صاحب آف سنگاپور کی تقریر کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں عالمی تغیرات کے بارہ میں"۔ آپ نے فرمایا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ سنت عالم میں جاری و ساری ہے کہ جب وہ کسی اپنے برگزیدہ کو اصلاح خلق کے لئے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو کائنات کا ہر ذرہ جو پہلے ہی انسان کی خدمت کے لئے مامور ہے اس برگزیدہ خدا کے تابع ہو کر اس کا ممد و معاون بن جاتا ہے۔ اس سنت کے خلاف کبھی نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین باوجود تہی دست اور کمزور ہونے کے اپنے طاقتور دشمن پر غالب آتے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا چونکہ ہر مامور کی بعثت کے بعد کائنات میں رونما ہونے والا ہر تغیر بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی مامور کے تابع اور اس کے مفوضہ کاموں کی تکمیل کی غرض سے ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات اس مامور کو اس تغیر کی قبل از وقت اطلاع دے دی جاتی ہے اور وہ مامور باذن اللہ دنیا کو اس کی اطلاع دے دیتا ہے۔ اسی طرح جب وہ تغیر وقوع پذیر ہوتا ہے تو اس مامور من اللہ کی صداقت اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت بن جاتا ہے۔ کیونکہ غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے کسی اور کو نہیں اور خدا تعالیٰ اپنے فرستادہ کے سوا کسی کو غیب پر مطلع نہیں کرتا اس زمانہ کے مامور کو بھی خدا نے عالم الغیب کی طرف سے بہت سے عالمی تغیرات کا علم دیا گیا۔ وہ امور غیبیہ آپ پر کیسے منکشف ہوئے اور کس رنگ میں ان کا پورا ہونا مقدر ہے۔ یہ ہے وہ مضمون جس پر آج مجھے کچھ کہنا ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے پہلے عالمی تغیرات کے بارہ میں ان پیشگوئیوں کو لیا جو پوری ہو کر تاریخ عالم کا حصہ بن چکی ہیں۔ پہلے آپ نے اس عالمگیر تباہی کا ذکر فرمایا جس کے متعلق مامور زمانہ نے خبر دی تھی اور اس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا اور جس نے شہروں اور دیہات سے لے کر پہاڑوں، میدانوں اور دریاؤں تک وسیع ہونا تھا۔ اس تباہی کی جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ جنگ عظیم اول کی صورت میں پوری ہو چکی ہیں پیشگوئی کے الفاظ میں اس تباہی کو زلزلہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے مگر اس سے مراد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعبیر میں کوئی ایسی آفت تھی جو اپنی وسعت اور کیفیت میں زلزلہ سے بہت بڑھ کر ہونی تھی اس کے بعد آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ ذیل تین پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جو اگرچہ ان حالات میں کی گئی تھیں جب کوئی ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر وہ پوری ہوئیں اور مامور من اللہ کی صداقت اور اس کے زندہ خدا کی ہستی کا ثبوت بنیں۔

۱۔ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

۲۔ ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔

۳۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔

اول الذکر پیشگوئی اپریل ۱۹۰۵ء میں کی گئی۔ اس وقت روس کا ظالم اور مطلق العنان حکمران نکولس دوم المقلب بہ زار اپنی طاقت اور سطوت کے عروج پر تھا۔ اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ خود بھی ایک المناک انجام کا شکار ہوگا۔ لیکن جنگ عظیم اول کے دوران حالات نے یکدم پلٹا کھایا زار روس کی حکومت میں بغاوت پڑی اور پھر وہ کچھ ہوا جس کی آسمان سے اس وقت کے مامور کو خبر دی گئی تھی

ثانی الذکر پیشگوئی بھی ۱۹۰۵ء میں کی گئی تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ ایک ایسی مشرقی طاقت منصہ شہود پر آنے والی ہے جس کا پہلے کوئی قابل ذکر وجود نہیں تھا اور اس طاقت کے عالم وجود میں آنے کے بعد کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی الہام کے یہ دونوں حصے حیرت انگیز طور پر پورے ہوئے پھر ایک بار پورے نہیں ہوئے دو بار پورے ہوئے پہلے جاپان ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے ابھرا۔ ۱۹۰۵ء میں اس نے روس کو ذلت آمیز شکست دی اور اس سے کوریا چھین کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ۱۹۱۰ء میں کوریا کو ایک جاپانی صوبہ قرار دے دیا گیا۔ اور اہل کوریا کو تمام انتظامی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ اور کوریین لوگوں کی حالت غلاموں کی سی ہو کر رہ گئی اور یہ حالت پورے چالیس سال تک قائم رہی دوسری بار یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ الہام الٰہی کے نزول کے پچاس سال بعد مشرق بعید کا ایک بیمار اور اپاہج ملک (چین) نئی طاقت بن کر ابھرا۔ اور اس نے عملاً شمالی کوریا پر قبضہ کر لیا۔ جنوبی کوریا امریکہ کے زیر تسلط تھا۔ دو حصوں میں ہلاکت خیز جنگ چھڑی جو ساڑھے تین سال تک جاری رہی۔ یہ جنگ جاپانی دور سے بھی زیادہ ہلاکت خیز ثابت ہوئی۔ اور اس نے کوریا کی حالت کو پہلے سے بھی زیادہ نازک کر دیا۔

ثالث الذکر الہام بھی ۱۹۰۵ء کا ہے۔ اس وقت نادر شاہ نام کا کوئی شخص کہیں موجود نہیں تھا۔ لیکن ۱۹۲۹ء میں ایک انقلاب کے نتیجہ میں شاہی خاندان کے ایک جلا وطن شخص نادر خان کو تخت حکومت پر بٹھا دیا گیا جس نے ملکی لقب "خان" کو ترک کر کے "شاہ" کا لقب اختیار کیا۔ نادر شاہ بہت ہر دلعزیز اور مقبول حکمران تھا مگر تخت سنبھالنے کے تین سال بعد ہی ۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو ایک شخص نے مجمع عام میں اسے قتل کر دیا۔ شاہ کی اچانک موت نے افغانستان اور ہندوستان میں صف ماتم بچھا دی اور لوگ زبان حال اور زبان قال سے پکار اٹھے کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔

(باقی)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ جنوری میں جلسہ سالانہ کے موقع پر طلائی تمغہ جات انعامی کی تقسیم کی رپورٹ میں کچھ تصحیح فرمالی جائے۔ عزیز قمر سعید احمد صاحب لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ ایس سی کیمیکل انجینئرنگ کے امتحان میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے اور عزیز نوید اسلم صاحب پشاور نے پشاور یونیورسٹی کے ڈیگری ایگریکلچرل انجینئرنگ کے امتحان میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ مولانا مکرم الفضل کے کالم میں حسب بالا تصحیح فرمالی جائے۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ دھیرکے فیصل آباد)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے بیعت کرنے والوں کے لئے ایک مقدس عہد مقرر کیا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو اس مقدس عہد کی لائینوں پر استوار کریں اور اُن الٰہی بشارات کے وارث ٹھہریں۔ جن کا وعدہ حضور کے ذریعہ ماننے والوں کو دیا گیا ہے۔ یہ مقدس عہد دس شرائط پر مشتمل ہے۔ جسے خلاصہ اسلام کہنا بیجا نہیں ہوگا۔ اس میں شرط نمبر ۴ اور شرط نمبر ۹ میں شفقت علیٰ خلق اللہ پر زور دیا گیا ہے جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کے بارے میں شرط نمبر ۴، ۹ میں تحریر فرماتے ہیں

"عام خلق اللہ عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کو ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

شفقت علیٰ خلق اللہ میں مہمان نوازی بھی آتی ہے۔ کیونکہ مقیم کا حق ہے کہ وہ ابن السبیل کا خیال رکھے اور اس حق کی ادائیگی کے بارے قرآن و احادیث نبوی میں احکام موجود ہیں اور اس کی اہمیت کے بارے میں مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ خود رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مہمان نوازی کی وہ روشن مثالیں قائم کی ہیں جنہیں عالم تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسلامی تاریخ کے اوراق اس امر کے روشن گواہ ہیں جب ہم مہمان نوازی کا انداز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں دیکھتے ہیں تو ان واقعات نبوی پر مہر صداقت ثبت ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے روحانی فرزند نے مہمان نوازی کے ایسے بے مثال واقعات چھوڑے ہیں جو آقا کی سربلندی کے اقبال اور عظمت کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ شاگرد کا کمال استاد کے کمال کو ظاہر کرتا ہے۔ ان واقعات نے گذشتہ واقعات مہمان نوازی کی یاد تازہ کی ہے۔ حضرت اقدس مہمانوں کی آمد پر بصد مسرت و خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں حضور ان اشعار میں یوں خوشی و بشاشت کا اظہار فرماتے ہیں۔ ؎

مہمان جو کرکے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو بخشی راحت
یہ دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی۔

(محمود کی آمین)

ان متذکرہ بالا اشعار میں حضور اقدس مہمانوں کی آمد پر اپنی قلبی کیفیات کا جو اظہار فرماتے ہیں ان کی تشریح و توضیح الفاظ سے ظاہر و باہر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مہمانوں کی کس قدر دلداری کرتے تھے اور ان کے آرام اور خواہشات کا کس قدر خیال رکھتے تھے وہ اس واقعہ سے عیاں ہے۔ آپ کے ایک صحابی حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب جو کالی کے رہنے والے تھے اور راولپنڈی میں دکان کرتے تھے۔ ایک دفعہ بسلسلہ ملاقات حضور اقدس قادیان تشریف لے گئے۔ آپ اس واقعہ مہمان نوازی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سردی کا موسم تھا۔ بارش ہو رہی تھی شام کے قریب قادیان پہنچا۔ حضور سے ملاقات ہوئی۔ کھانا کھایا اور لیٹ گیا کافی رات گذر گئی۔ قریباً بارہ بجے کا وقت ہوگیا۔ کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھولا تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو پایا۔ حضور کے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس اور دوسرے میں لالٹین تھی۔ گھبرایا لیکن حضور نے شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آیا تھا۔ خیال کیا آپ کو دے آؤں آپ یہ دودھ پی لیں۔ دودھ پینے کی شاید عادت ہوگی۔ اس واسطے لایا ہوں سیٹھی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو امڈ آتے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔ یہ خدا کا برگزیدہ اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پاتا ہے اور کتنی تکلیف اٹھاتا ہے۔

(سیرت مہدی حصہ سوم)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مہمان نوازی کا دوسرا واقعہ ایک زیرک اور سمجھ دار بزرگ مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر صاحب سے سنئے۔ جو ۱۹۰۵ء کو حضور کی ملاقات کے لئے قادیان تشریف لائے اور واپسی پر مشہور زمانہ اخبار "وکیل امرتسر" میں اپنے تاثرات بہ شکل مضمون شائع کئے فرماتے ہیں

"میں نے کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کا مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔ مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے۔ جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں خوش اعتقاد پایا۔ مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشات پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا کہ ہم آپ کو اس وعدہ پر واپس جانے کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔ میں جس شوق کو لے کر گیا تھا اسے ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔"

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ شمائل مصنفہ حضرت عرفانی و چار تقریریں از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی کے طریق پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور ایک ایسے شخص کی شہادت ہے۔ جو عالم تھا اور تحقیق کی خاطر جس نے قادیان کا رخ کیا۔ اس واقعہ سے ہمیں کئی سبق ملتے ہیں۔ مثلاً اکرام ضیف پر خصوصی توجہ دینا۔ مسکراتے انداز میں پیش آنا۔ انداز گفتگو نرم اور دل موہ لینے والا ہو۔ ہمدردی اور اخلاق حسنہ کا مہمان کے ساتھ مظاہرہ کرنا اور دل میں یہ خواہش موجزن رہے کہ مہمان مزید قیام کرے۔ یعنی تنگ دلی نہ ہو۔

خدا کرے کہ ہم اس حسین خصلت کو اپنائیں اور اعلیٰ مہمان نوازی کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم منشی فضل دین صاحب ولد محمد بخش صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی ۲۳ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز منگل بوقت شام سات بجے کافی لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۶۸ سال کی عمر میں ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت ہی خوش خلق اور نماز روزہ کے پابند تھے۔ بچپن ہی سے دین سے بہت لگاؤ تھا۔ مرحوم کے علاوہ اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ سب لڑکے لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ وفات کے وقت ان کے پاس ایک ان کی چھوٹی بیٹی پاس نہ تھی جو وفات کے دوسرے دن آئی ہے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے ۲۴ دسمبر کو ان کی بوقت ۲ بجے کنری سندھ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور عاجز سنان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابا جان مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے اعلاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

—(۳۶)—

مکرم ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل	ظفر آباد لابینی ضلع بدین (سندھ)	۵۰ — ۰۰
" منیر احمد صاحب شرما	شکار پور (")	۵۰ — ۰۰
" تقی احمد صاحب	فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر	۱۱۵ — ۰۰
" عبدالکریم صاحب	قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۳۰۰ — ۰۰
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ	کنڈیارو ضلع نواب شاہ (سندھ)	۲۰۰ — ۰۰
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گرو بیراج ضلع جیکب آباد		۱۰ — ۰۰
" مبشر احمد بھٹی صاحب	" " "	۱۶ — ۰۰
" عنایت اللہ صاحب	محمود آباد ضلع تھرپارکر (سندھ)	۱۵ — ۰۰
" فاروق احمد صاحب	سٹھر ضلع دادو (سندھ)	۱۰۰ — ۰۰
" نذیر احمد صاحب	محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ)	۱۱۵ — ۰۰
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ رئیس عبدالستار صاحب ڈاہری نواب شاہ (سندھ)		۴۱۰ — ۰۰
مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب	"	۱۵ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ	"	۴۳ — ۰۰
مکرم محمود احمد صاحب نیشنل آئو	"	۵۰ — ۰۰
" ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" رانا عبدالخالق صاحب	نوکوٹ (سندھ)	۳۰ — ۰۰
" ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور	" "	۱۱۵ — ۰۰
" رانا عبدالحق صاحب	" "	۵۰ — ۰۰
" کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مرحوم	راولپنڈی	۶۰ — ۰۰
" سردار احمد خان صاحب	"	۱۶۵ — ۰۰
" شفیق احمد صاحب راٹھور	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم کوکب رشید صاحبہ	"	۴۰ — ۰۰
" شہناز زبیری صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰
" سعیدہ بیگم صاحبہ	"	۲۰ — ۰۰
مکرم میاں اللہ بخش صاحب	"	۲۰ — ۰۰
" شیخ بشیر احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" ایم یو مبارک صاحب	"	۲۰ — ۰۰
" پرویز انور ملک صاحب	"	۲۵ — ۰۰
مکرمہ فرخ ناز صاحبہ	"	۴۰ — ۰۰
مکرم قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۱۵ — ۰۰
مکرمہ مسرت ناہید صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
مکرم چوہدری محمود احمد جان صاحب والدہ مرحومہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ	"	۵۰ — ۰۰
مکرمہ [illegible] آفتاب بیگم اے خان	"	۱۰۶ — ۰۰
مکرم شیخ نصیر احمد صاحب	"	۲۰ — ۰۰
" سید قمر شہناز زبیری	"	۴۰ — ۰۰
" ڈاکٹر انتخار السلام صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" " محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" " " منجاب والدہ	"	۱۵ — ۰۰
" " " " ز	"	۱۵ — ۰۰
" " " " پسر وا	"	۱۵ — ۰۰
محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب ناصر	"	۵۰ — ۰۰
مکرم محمود احمد صاحب اختر کارکن جمال	راولپنڈی	۵۰ — ۰۰
" قریشی محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" میجر زبیر احمد صاحب ملک	"	۱۱ — ۰۰
مکرمہ سلطانہ زبیر مرحومہ	"	۶۰ — ۰۰
مکرم نصیر احمد صاحب نسیم	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ شاہدہ معین صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرم سرور احمد صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ ناصرہ ارشد صاحبہ	"	۲۰ — ۰۰
مکرم محمد سعید صاحب انجینئر	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ شمیم صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰
" نذیرہ رشید صاحبہ آف لنڈن	"	۲۰۰ — ۰۰
مکرم میجر مبارک احمد صاحب باجوہ	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر منصور زبیری	"	۱۱ — ۰۰
" مسز میجر زبیر احمد صاحب ملک	"	۲۰ — ۰۰
مکرم سہیل احمد صاحب ملک	"	۲۰ — ۰۰
" پرویز انور صاحب ملک	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ عفت بیگم اہلیہ ملک عبدالجلیل صاحب عشرت	"	۵۰ — ۰۰
مکرم حکیم محمد جمیل صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" شیخ عطاء اللہ صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" خواجہ عبدالمنان صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمنان صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرم شیخ انعام اللہ صاحب صادق آباد	"	۵۰ — ۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایم اے نعیم صاحب	"	۵۰ — ۰۰
مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب	"	۴۰ — ۰۰
" میجر محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ	"	۴۶ — ۰۰ (باقی)

(بقیہ صفحہ ۴)

حضورؐ کے کپڑے پسینہ سے شرابور تھے حضورؐ نے پسینہ خشک کرنے کے لئے کپڑے اتارے اور درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ آپؐ نے اپنی تلوار بھی درخت سے لٹکا دی۔ آپ کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ دعثور تلوار سونتے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ آپؐ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا آپؐ کو مجھ سے اب کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ۔ یہ پُر رُعب کلمہ سن کر دعثور کانپنے لگا تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپؐ نے وہ تلوار پکڑ لی اور دعثور سے پوچھا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے اس نے کہا آپؐ ہی رحم کریں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ چلے جاؤ اور اسے کوئی سزا نہ دی۔ اس حسن سلوک کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ بھی مسلمان ہو گیا۔

(سیرت محمد صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲)

نماز میں وقار کو پیش نظر رکھا جائے

نماز کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ مطبوعہ اخبار الفضل ۷ جولائی [illegible] میں فرماتے ہیں:-

"نیچے (مسجد مبارک قادیان) کا پچھلا حصہ مراد ہے ناقل) عام طور پر وہی لوگ ہوتے ہیں جو بعد میں آکر جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور جب تک میں آدھی سنتیں ادا کرتا ہوں وہ ساری نماز ختم کر کے اوپر آنا شروع کر دیتے ہیں اور دوسروں کی آدھی نماز ختم کرنے تک وہ سنتیں بھی ادا کر [illegible] صرف [illegible] جگہ حاصل کر سکیں [illegible] اپنی نماز کو وقار اور سنجیدگی کے ساتھ ادا نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی نماز کو بھی خراب کرتے ہیں"

(بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۲۱۵)

ہمیں چاہیئے کہ اپنی روزمرہ زندگی میں اور پھر اپنی [illegible] اور اجتماعوں میں ہمیشہ وقار کو پیش نظر رکھیں پُر امن رہیں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے خدا بھی خوش ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل ہوتا ہے اور حضرت [illegible] کے جانشینوں کی [illegible] کی دعاؤں کا [illegible] ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

مگر لوگ ان کو خرید کر پڑھتے نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ طریق درست نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خدام الاحمدیہ کی بچوں کے لئے لکھوائی گئی کتب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کے لئے بہت سی کتب ضروری تھیں۔ اور میں نے اس کے لئے تحریک بھی کی تھی اور کئی کتب ایسی ہیں جو کہ میرے کہنے پر لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے "بلال" کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا جب میں نے "بلال" ۱۹۷۴ء میں کسر صلیب کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن میں تھا تو ایک دوست نے مجھے بلال نامی ایک انگریزی کی کتاب دی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ عجیب کتاب ہے اس کتاب کو پڑھ کر عجیب تاثر ہوتا ہے حضور نے فرمایا کہ جب میں نے یہ کتاب پڑھ کر اور لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے کی تلقین کی۔ تو ہمارے ایک ڈنمارک کے نومسلم کمال صاحب نے بھی یہ کتاب پڑھی اور مجھے بتایا کہ جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور نے فرمایا میں نے انہیں کہا کہ جب میں نے بھی یہ کتاب پڑھی تھی تو میری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عجیب کتاب ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری تاریخ بھری پڑی ہے اس قسم کے واقعات سے اس پر میں نے کہا کہ بچوں کی زبان میں بچوں کے لئے بلال رضی اللہ عنہ کے حالات پر مشتمل کتاب لکھی جائے۔ چنانچہ اس طرح سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ یہ تین حصوں میں چھپے گی۔ پہلا حصہ چھپ گیا ہے اور بڑی اچھی کتاب ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہر احمدی بچے کو یہ کتاب پڑھنی چاہیئے۔

حضور نے بچوں کی ان کتب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت خدام الاحمدیہ کے پاس بڑی تھوڑی کتب کے سیٹ ہیں۔ صرف بارہ کتب ہیں جن کی کل قیمت ۳۲ روپے ہے ان کتب کے نام ہیں۔ ہمارے نبی، پیارے پیارے نبی۔ رحمۃ للعالمین اور عالم اطفال۔ سیرت معصومؓ۔ پیارے اسلام کی پیاری باتیں۔ رسول اللہ کی باتیں۔ پیارے مہدی کی پیاری باتیں۔ سیرت حضرت ۔۔۔۔۔ سوانح حضرت عمرؓ۔ سوانح حضرت مصلح موعودؓ۔ سوانح حضرت علیؓ۔ حضرت ۔۔۔ کی پیشگوئیاں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضلعی قائد اور ضلعی امیر کی جو کمیٹی مقرر فرمائی ہے اس کے ذمہ یہ کام لگایا ہے۔ کہ مشاورت سے پہلے پہلے یہ ساری کتب بک جانی چاہئیں۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ ساری کتب بک جائیں تو خدام الاحمدیہ کے لئے یہ ہدایت ہے۔ کہ وہ اور شائع کریں۔ حضور نے فرمایا کہ کلیں بناؤ۔ جو کچھ کرو مشاورت سے پہلے کوئی کتاب نہ رہے۔ اور اس کے علاوہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ مشاورت سے پہلے کوئی کتاب آپ کے گھر میں سلامت نہ ہو۔ حضور نے مسکراتے ہوئے اس کی وضاحت یوں کی کہ جب بچہ پڑھے گا تو کتاب خراب بھی تو کرے گا نا۔

حضور نے فرمایا مشاورت سے پہلے یہ کام اس لئے ہو جانا چاہیئے۔ کہ مشاورت کے بعد میں یہ کتب دوبارہ چھپوا کر بیرون پاکستان بھیجنا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے پہلے آپ اپنا حصہ لے لیں (باقی)

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

"احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔"

مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر یوگنڈا پہنچ گئے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر سابق مبلغ بلاد عربیہ و مشرقی افریقہ مع اہل و عیال یوگنڈا مشرقی افریقہ پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام مولانا موصوف کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے مفوضہ فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

میرے برادر اکبر فتح محمد صاحب سکنہ کنری سندھ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ہدایت اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار منیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدر آباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسا روحانی نہر ہے۔ جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھرانہ میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ

— لاہور —

فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر ۳۳۰۶۹۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خوشخبری

اگر پندرھویں صدی کے پہلے اور سلسلہ کے اعتبار سے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر معہ تلاوت قرآن کریم و نظم مطلوب ہوں تو آپ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ آپ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں آپ کو تینوں دن کی کارروائی یا جو تقریر آپ کو مطلوب ہو کیسٹ کی شکل میں فراہم کی جائے گی۔

کیسٹ کی قیمت جس میں پوری تقریر ہوگی مبلغ تیس روپے ہیں مع وی پی اخراجات آپ کے گھر پر بھجوا دی جائے گی ملنے کا پتہ یہ ہے۔

احمدیہ ریکارڈنگ سنٹر

K 82 ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی

پندرھویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ پر آمد اور بخیریت واپسی پر

مشہور دواخانہ کی طرف سے

مبارک باد

درخواست ہے کہ احباب اس ادارے کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

حکیم عبدالحمید ارجوان ○ مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰۰

فون گوجرانوالہ ۷۴۸۴۴ فون ربوہ ۶۳۸ کراچی ۹۲۹/۶ طارق روڈ